



## سوال

(14) ارکان اسلام بجالانا اور معاصی کا ارتکاب بھی کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک نواجون پانچوں ارکان اسلام بجالاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بتلائے ہیں لیکن بعض گناہوں کا ارتکاب بھی کرتا ہے۔ یعنی واجبات اور منہیات اٹھے کر لیتا ہے تو اس کے بارے میں اسلامی نقطہ نظر سے کیا حکم ہے؟ ساری۔ غ۔ التقسیم

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا، توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ لہذا ہر کافر اور گنہ گار کے لیے ضروری ہے کہ اللہ کے حضور سچی توبہ کرے اور وہ یہ ہے کہ گزشتہ کفر یا گناہوں پر نادم ہو، اللہ سے کرے۔ جب بندہ ایسی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی گزشتہ برائیاں مٹا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

”اور اے مومنو! تم سب اللہ کے ہاں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔“ (النور: ۳۱)

نیز فرمایا:

وَإِنِّي لَعَفَّارٌ لَّن تَابٍ وَآمَنٌ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى

”اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر سیدھی راہ پر چلے، اس کو میں بخش دیتا ہوں والا ہوں“ (طہ: ۸۲)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَكَانَ قَلْبِهِ، وَالتَّوْبَةُ تَبْدِئُ مَكَانَ قَلْبِهَا))

”اسلام اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم دیتا ہے اور توبہ اپنے سے پہلے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے“



اور مسلم کے حق میں توبہ معمل یوں ہوگی کہ جس کی کوئی چیز غصب کی ہو اسے واپس کرے۔ یا اسے اس کا کفارہ ادا کرے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(( مَنْ كَانَ عِنْدَهُ لِأَخِيَةٍ مِنْ مَظْلَمَةٍ فَعَلَيْتَهُ الْيَوْمَ، قَبْلَ أَنْ يَكُونَ دِينَارًا وَلَا دَرْهَمًا، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِهِ صَاحِبَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ. ))

”جس شخص کے پاس اپنے بھائی کی کوئی غصب کردہ چیز وہ اس دن سے پہلے اس کا کفارہ ادا کر دے جس دن نہ دینار ہوں گے اور نہ درہم۔ اگر اس کے اعمال صالح ہوں گے تو اس کے مظالم یعنی نیکیاں لے کر حقدار کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں نہ ہوں گی تو حقدار کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی“

اسے بخاری نے روایت کیا اور اس معنی کی آیات و احادیث بہت ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 41

محدث فتویٰ